الصلح خیر: صلح میں فلاح

اسلام کی نظر میں صلح کی اہمیت

اشاعت بموقع سیمینار بر موضوع پاکستان کے قانونی نظام کے مطابق مسائل کے حل کیلئے اسلامی طریقے کا تعارف

مرتبہ: وفاقی شرعی عدالت

بتاریخ 22 اکتوبر 2022ء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیغام

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سید الأنبیاء و المرسلین محمد و علی آلہ و صحبہ آجمعین .

اسلام ایک جامع نظام حیات ہے اور ہر شعبہ زندگی کیلئے اصول و ضوابط مہیا کرتا ہے۔ فوجداری نظام میں صلح کو فوقیت حاصل ہے۔ شومئی قسمت اسلامی فوجداری نظام کو چند سخت سزاؤں تک محدود سمجھا گیا ہے۔ جبکہ سنت، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ و سلم اور آثار صحابہؓ سے یہ بات ثابت ہے کہ دینِ اسلام جو کہ دینِ رحمت ہے، کا حتمی مطمع نظر سزا نہیں بلکہ معاشرے میں صلح ، امن و آشتی کو فروغ دینا ہے۔

اس ضمن میں قرآن کریم کے واضح احکامات متعدد آیات سے ملتے ہیں جن میں سورہ الحجرات کی آیت نمبر اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ 10 اور سورہ النساء کی آیت نمبر وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ، اس باب میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ نیز حضرت عمرؓ ، جن کی عدل کے معاملے میں، حیثیت تاریخ اسلام میں مسلمہ ہے، کا فرمان ہے : **ردوا الخصوم حتی یصطلحوا فإن فصل القضاء یورث الضغائن۔**

(فریقین مقدمہ کے درمیان صلح کی کوشش کرو کیونکہ عدالتی فیصلہ سے رنجشیں جنم لیتی ہیں۔)

عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اثر معاملات کو عدالت لے جانے سے قبل صلح کی ترغیب دیتا ہے، صلح ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ صلح کے باب میں محدثین کرام اور آئمہ فقہاء نے اپنی کتابوں میں خصوصی باب باندھ رکھے ہیں جس سے معاشرے میں فساد ختم کرنے کے لئے صلح کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور موجودہ دور میں ہماری رہنمائی کے لئے اس ضمن میں کافی مواد مہیا کرتا ہے۔

چیف جسٹس
ڈاکٹر سید محمد انور

وفاقی شرعی عدالت،
پاکستان

صلح میں فلا ح ہے

الصلح خیر

صلح کی اہمیت:۔

اسلا م دین رحمت ہے اور معا شرے میں فلا ح چا ہتا ہے اور اس کیلئے ایک مکمل فو جدا ری نظا م موجود ہے تاکہ لو گو ں کی جا ن ، ما ل و عزت و آبرو محفو ظ رہے اور ایک فلا حی معا شرہ تشکیل پا سکے اور انتشا ر سے بچا جا سکے ۔ یہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا کے مصدا ق ہے لیکن اسلا م نے معا شرے کی فلا ح ایک اور ذریعہ سے بھی کی ہے اور وہ ہے امن و آشتی عفو ، درگزر اور صلح جو ئی۔

قرآن کریم نے ہمیشہ نر م جو ئی سے اصلا ح کی طرف دعوت دی ہے۔
جیسے آ یت قصا ص سے ظا ہر ہے اللہ تعا لیٰ کا ارشا د ہے: فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍؕ۔ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌؕ۔ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

ترجمہ: تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا ، یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت ،تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اسی آ یت میں تر غیب دی گئی ہے کہ جو معا ف کر ے اس کے لیے اجر اور انعا ما ت ہیں۔

قر آ ن کر یم نے ہمیشہ صلح اور نر م جو ئی کی ترغیب دی ہے اللہ تعا لیٰ کا ارشا د ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْۚ-وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ-
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِۚ-فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ-
اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ،

ترجمہ: پس اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں

اس آ یت کر یمہ میں نر می کو اللہ تعا لیٰ کی رحمت اور اتحا د امت کا ذریعہ جبکہ سخت مزا جی کو انتشا ر سے تعبیرکیا گیا ہے۔ اور یہی ہدا یا ت تما م امت کے لیے ہیں کہ ہمیشہ صلح اور نر م جو ئی کا د امن تھا مے رکھیں۔

سو رۃ الحجرا ت میں جو احکا ما ت بیا ن ہو ئے ہیں وہ اسلا می فلا حی معا شرے کے تشکیل میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اسی میں اللہ تعا لیٰ ار شا د ہے ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

ترجمہ: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈروتا کہ تم پر رحمت ہو۔

اللہ تعالی نے جس طرح صلح کا حکم دیا ہے اسی طرح اس کے ضوابط بھی بیان فرمائے ہیں، جس میں اولین عدل ہے۔

صلح میں عدل:۔

اسلا م صلح کوفو قیت دیتا ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ صلح میں کسی ایک فریق کے سا تھ زیا دتی ہو ، اسلا م اس خطرے کا سدبا ب کر تا ہے اور قر آ ن کر یم دو ٹو ک الفا ظ میں کہتا ہے:

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ،

ترجمہ:تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو، اور (ہر معاملے میں) انصاف سے کام لیا کرو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

صلح با عث رضا ئے الٰہی:۔

صلح امن و آ شتی ہی منبع اسلا م ہے اور جو لو گ اللہ تعالی کے بندوں کے درمیان اصلا ح کر تے ہیں ان کیلئے اجرعظیم اوررضا ئے الٰہی کی بشارت دی گئی ہے اللہ تعا لیٰ فر ما تے ہیں۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ١١٤

ترجمہ: لوگوں کی بہت سی خفیہ سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی، الا یہ کہ کوئی شخص صدقے کا یا کسی نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے۔ اور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کے کرنے کے لیے ایسا کرے گا، ہم اس کو زبردست ثواب عطا کریں گے۔

یہ امر مد نظر رہے کہ اللہ تعا لٰی کا ارشا د صر ف مو منو ں کےدرمیان صلح کیلئے نہیں ہے بلکہ **النا س** **لفظ** سے اس میں بغیر کسی تفریق مذہب تما م لو گ داخل ہیں اورسب کے در میا ن صلح کر نا تا کہ تما م معا شرہ پر امن ہو اور فلا ح سے ہمکنار ہو۔

صلح کا مل ایما ن کی علا مت:۔

اللہ تعا لٰی کا ارشا د ہے ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

تو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور کہا مانو اللہ اور رسول کا اگر تم مسلمان ہو۔

مفسیرین اس آ یت کی تا ویل میں لکھتے ہیں کہ کا مل ایما ن کا تقا ضا یہ ہے کہ لو گو ں کے در میا ن صلح اور امن کی بات ہو اور منشا ء اطا عت رسو ل یہی ہے۔

سیرت نبو ی اور صلح:۔

صلح کا در جہ رو زے اور نما ز سے بڑھ کر ہے

نما ز اور رو زہ اسلا می عبا دا ت کا اہم تر ین حصہ ہیں اور متعدد احادیث میں اسےدین کا ستون قراردیا گیا ہے لیکن صلح کو رسو ل کر یم ﷺ نے

ان سے افضل قرا ر دیا ہے۔ صحیح بخا ری میں ابی الدردا ؓ سے روا یت ہے رسول کریمﷺ نے فر ما یا :

"کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے بھی افضل عمل نہ بتاؤں؟" صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ضرور بتائیے" ارشاد فرمایا: "وہ عمل آپس میں روٹھنے والوں میں صلح کرادینا ہے کیونکہ روٹھنے والوں میں ہونے والا فساد بھلائی کو ختم کردیتا ہے۔ (صحیح البخاری)

صلح بہترین صدقہ ہے

سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرادینا ہے۔ (الترغیب و الترہیب، کتاب الادب، الترغیب فی الاصلاح۔۔الخ، حدیث ٦، ج ٣، ص ٣٢١)

عدا لت آ نے سے پہلے ہی معا ملہ نمٹا دو

رسو ل کر یم ﷺ کی ذا ت مبا ر کہ مجمع رحمت تھی اور ہمیشہ عفو ودرگزر کا معا ملہ فر مایا، اسلئے جو مشہو ر ہے کہ ایک عو رت نے چو ری کی اور اس کی معافی تلافی کی با ت ہوئی ۔ آ پ ؐ نے معا شرے کی اصلا ح اور عدل کے نظام کو بحا ل رکھا مگر اس کے سا تھ یہ فر ما یا کہ اپنے معا ملا ت مجھ تک لا نے سے پہلے ہی حل کرو۔ یعنی صلح کی ترغیب دی تا کہ بعد میں کوئی نقصان اٹھا نا نہ پڑے۔ اس سے یہ **امر متر شح** ہو تا ہے کہ ان معا ملا ت میں صلح اور عفو سے کام لیا جا ئے۔

صلح اشا عت اسلا م کا ذریعہ:۔

رسو ل کر یم ﷺ کی زندگی مو منین کے لیے نمو نہ ہے اور آ پ ؐ نے ہمیشہ قر آ نی ہدا یا ت کے مطا بق لوگوں کے در میا ن صلح ہی فر ما ئی ہے۔ اس ضمن میں میثا قِ مدینہ ،صلح حدیبیہ اور تما م معا ہدا ت اس با ت کا ثبو ت ہیں کہ اس کے ذریعے اللہ کا پیغا م عا م کیا جا ئے۔

ریا ست کا صلح کے لیے اقدا ما ت کر نا:۔

اسلا م نے ہمیشہ امن و سلا متی کی دعو ت دی ہے اور معا شرے کو ہر قسم کے فسا د سے پا ک رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اسی وجہ سے رسو ل کر یم ﷺ نے بطو ر سربرا ہ ریا ست صلح خو د کرائی ہے اور اس کے لیے موثر اقدامات را ئج الوقت عرف کے مطا بق اٹھا ئے ہیں۔ جیسے صحیح بخا ری میں روا یت ہے کہ اہل قبا ء کے در میا ن کسی با ت پر تنا زع ہوا اور با ت لڑا ئی جھگڑے تک پہنچ گئی۔ رسو ل کر یم ﷺ بذا تِ خو د اصحا ب ؓ کو لے کر قبا ء گئے اور ان کے در میا ن صلح کر ائی ۔ اور ارشا د فر ما یا **اذھبوا بنا نصلح بینھم ۔**

صلح با عث نجا ت:۔

صلح با عث نجا ت ہے اور اس کے مقا بلے میں حسد اور بغض، تبا ہی اور با عثِ ہلا کت ہے۔ رسو ل کریم ﷺ کا ارشا د ہے کہ تم سے پہلی امتیں بغض اور حسد کے سبب ہلا ک ہو ئیں۔ اپنے در میا ن نر می کا معا ملہ کرو۔ (ابو داؤد)

سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرادینا ہے۔ (الترغیب و الترہیب، کتاب الادب، الترغیب فی الاصلاح۔۔الخ، حدیث ٦، ج ٣، ص ٣٢١)

صلح (صلح کرانے والا) اللہ کی سلامتی میں ہے

آ پ ﷺ کا ار شا د ہے کہ ہر صلح کرا نے وا لا اللہ تعا لیٰ کی رحمت کے سا ئے میں ہو تا ہے۔ (ترمذی)

وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو۔

مسلمانوں میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے وہ ہرگز جائز نہیں، جیسا کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

- صلح ہی تما م تنا زعا ت کا حل ہے جس کے ذریعے عا ئلی و ما لی ، تنازعا ت کو اسلا می احکا م کے رو شنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔
- صلح ایک مشر وع عمل ہے اور بہت سے امو ر جو عدا لتو ں میں عرصہ درا ز سے زیر التوا ء ہیں کو حل کیا جاسکتا ہے۔
- پا کستا ن ایک اسلا می ملک ہے اور آ ئین پا کستان ریا ست کی تینوں اکا ئیوں کوقرآ ن و سنت کے مطا بق تمام امور انجا م دینے کا پا بند کر تا ہے۔ اس لیے اسلا می تعلیما ت کو مدنظر رکھتے ہو ئے پو لیس تھانوں میں صلح کے اسلامی احکامات کو مدنظر رکھے۔
- چو نکہ ہر تنا زع چا ہے وہ دیوا نی ہو یا فو جدا ری، اس میں عدا لت سے ہی رجو ع کیا جاتاہے۔ عدا لتو ں میں لوگ وکیل کے ذریعے پیش ہو تے ہیں ۔ اس لیے وکلا ء کی ایسی تر بیت ہو کہ وہ مسئلے کا حل بنیں۔ اس سلسلے میں پا کستا ن با ر کو نسل اور دیگر متعلقہ اداروں کے اشترا ک سے یہ عمل مکمل کیا جاسکتا ہے۔

”مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔“ (ابو داؤد، کتاب الاقضیۃ)

صلح عہد صحابہ ؓ میں

صحابہ کرام ؓ رسول کریم ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت تھی اور رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلتے تھے، آپ حضرات نے ہمیشہ امن و سلامتی کا راستہ اپنایا۔

قضا سے بچو اور صلح اختیار کرو

خلیفہ دوم امیر المومنین عمر ؓ کا فرمان ہے بلکہ اس وقت کے ججز کے نام، پیغام تھا ۔ **ردوا الخصوم حتی یصطلحوا فإن فصل القضاء یورث الضغائن۔** لوگوں کو صلح کی طرف مائل کرلیا کرو کیونکہ نالش کرنا بغض کو جنم دیتا ہے۔ حضرت عمر ؓ کے قول کے تناظر میں آج عدالتی نظام کی پیچیدگیوں اور مشکلات کو دیکھا جائے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی قول کو تمام عدالتوں کے سامنے رکھا جائے تاکہ عدالت آنے سے پہلے مسائل کا حل ہو۔

صلح اختیار کر لو اسی میں بہتری ہے

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی عدالت میں ایک جھگڑا آیا، آپ ؓ نے صاحب دعویٰ سے فرمایا کہ اپنا مسئلہ صلح کے ذریعے حل کرو ورنہ قانون کے مطابق آپ کو نقصان ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت نے صلح اور رفق کا معاملہ کرنے کا حکم دیا تاکہ مزید بگاڑ پیدا نہ ہو ۔

ان تمام آیات قرآنی ، احادیث نبویہ اورآثارصحابہ ؓ سے یہ امر بخوبی واضح ہے کہ اسلام صلح ،امن اور آشتی کا مذہب ہے اور کسی قسم کے بگاڑ کو پسند نہیں کرتا اور جہاں کوئی بگاڑ ہواس کو حل کرنے کیلئے فوری اور آسان ذرائع کی تجویز دیتا ہے تاکہ لوگ سکون سے ہوں اور ایک حقیقی اسلامی فلاحی معاشرہ تشکیل پا سکے۔

LEGAL AID AND JUSTICE AUTHORITY
GOVERNMENT OF PAKISTAN

اشاعت: لیگل ایڈ جسٹس اتھارٹی
وزارتِ انسانی حقوق حکومت پاکستان